السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بھینس یا بھینسا جو مشہور جانور ہے کیا اس کی قربانی شریعت سے ثابت ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کیجیۓ۔ آپ کی تحقیق مسائل سے میری تسلی ہوجاتی ہے۔ ؟

(السائل محمد حسین بن اسماعیل رئیس صدر شعبہ اسلامیات لارنس کالج مری پنجاب)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین۔ اما بعد فاقول و باللہ التوفیق۔ واضح ہو کہ بھینس۔ بھینسا جو مشہور حیوان ہے اور پنجاب وغیرہ ملک عجم میں عام پایا جاتا ہے۔ عہد نبوی ﷺ صحابہ میں ملک عرب خصوصاً حجاز میں پایا نہیں گیا۔ کتاب و سنت میں خصوصی طور پر اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا یہ ملک عجم کی پیداوار ہے۔ اس لئے اس کا نام معرب جاموس ہے۔ حیواة الحیوان ج 1 ص 232 میں ہے۔ علامہ دمیریؒ یہ فرماتے ہیں۔ الجاموس واحد الجوامیس

فارسی معرب یعنی جاموس جوامیس صیغہ جمع کا واحد ہے۔ یہ لفظ فارسی سے معرب ہے۔ جیسے بھیڑ دنبہ بکری کی جنس سے ہیں۔ اس طرح جاموس بقر یعنی بھینس گائے کی جنس سے ہے۔ چنانچہ حیواة الحیوان کے صفحہ میں لکھا "حکمه وخواصه کا بقر" یعنی بھینس کا حکم مثل گائے کے ہے۔ یعنی اس کی جنس سے ہے۔ ہدایہ فقہ کی مشہور درسی کتاب کی جلد 2 ص 229 میں یہ لکھا ہے۔

یدخل فی البقر الجاموس لانہ من جنسہ

یعنی قربانی کے بارہ میں بھینس گائے کا حکم رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ اس کی جنس سے ہے۔ امام ابوبکر ابن ابی شیبۃ نے کتاب الزکوۃ میں زکواۃ کے احکام بیان فرماتے ہوئے کہا کہ ایک جماعت باسنادیوں درج کیا ہے۔

یعنی امام بصریؒ سے روایت ہے کہ بھینس گائے کے درجے میں ہے۔ یعنی جیسے تیس گایوں پر زکواۃ ہے۔ ویسے ہی تیس بھینسوں پر ہے۔ امام حسن بصری نے بہت سارے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے علم قرآن و حدیث کا حاصل کیا ہے۔ انھوں نے بھینس کو گائے کی جنس ٹھرا کر اس پر وہی حکم لگایا ہے۔ امام مالک نے اپنی کتاب موطا کے ص 213 مع شرح مصطفیٰ میں حیوانوں کی زکواۃ کا حکم بیان فرماتے ہوئے ایک مقام پر یہ لکھا ہے۔

قال مالک بہ العراب والبخت والبقر والجوامیس نحو مالک

یعنی امام مالک نے فرمایا کہ جیسے گوسفند بکری سے زکواۃ لینے کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ ایسے ہی عربی اونٹوں اور بختی اونٹوں اور گایوں اور بھینسوں سے زکواۃ لینی چاہیے۔ امام مالک تبع تابعین سے ہیں۔ جو جاموس کو گائے شمار کرتے ہیں۔ پس تابعین اور تبع تابعین کے عہد میں جاموس گائے کی جنس میں شمار ہوا۔ کنوز الحقائق میں ایک روایت یوں درج ہے۔

الجاموس فی الاضحیۃ عن سبعۃ

یعنی بھینس قربانی میں سات کی طرف سے شمار ہے۔ اس حدیث کی اسناد کا کچھ علم نہیں 1 ہے۔ لیکن جاموس کو گائے کے ساتھ شمار کرنے میں اکابر محدثین کا مسلک ہے۔ چنانچہ مرعاۃ المفاتیح جلد 2 ص 303 میں ہے۔

یعنی فقہا محدثین امام مالک امام حسن بصری امام عمر بن عبدالعزیز قاضی ابو یوسف امام ابن مہدی وغیرہ جاموس کو گائے کی ایک قسم شمار کرتے ہیں۔ اس لئے زکواۃ بھینس کے گئے کے حساب سے بیان کرتے ہیں۔ نیز یہ لکھا ہے۔

یعنی یہ بات جان لینی چاہیے۔ کہ **بہیمۃ الانعام** کے بغیر کوئی جانور قربانی میں کفایت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اللہ کا فرمان قرآن میں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام قربانی کے مویشیوں پر یاد کریں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیئے ہیں۔ اور وہ اونٹ

۔ کنوز الحقائق میں فردوس ویلمی کا حوالہ ہے۔ اور معلوم ہے کہ فردوس کی روایات عموماً کمزور ہوتی ہیں۔ کنز العمال کے مقدمہ میں بحوالہ حافظ سیوطی جن چار کتابوں کی روایتوں کو علی العموم کمزور کہا ہے ان میں اس کا بھی شمار ہے 1

(والدیلمی فی مسند الفردوس فہو اضعیف فیستغنی بالشر الیہا اوالی بعضہا عن بیان ضعفہ (ص 3 جلد اول ج۔ ح

گائے غنم ہیں۔ غنم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک بکری دوسری بھیڑ ان جانوروں کے بغیر کسی جانور کی قربانی نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام سے منقول نہیں۔ پھر لکھتے ہیں۔

واما الجاموس فمذہب الحنفیۃ وغیرہم جواز التضحیۃ بہ

یعنی مذہب حنفی وغیرہ میں بھینس کی قربانی جائز لکھتے ہیں۔ پھر یہ لکھا ہے۔

یعنی فقہا حنفیہ وغیرہ یہ لکھتے ہیں۔ کہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔ اوران کی تایئد یہ بات کرتی ہے۔ کہ بھینس زکواۃ کے بارے میں مثل گائے کے ہے۔ تو قربانی میں بھی اس کی مثل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے۔ کہ بھینس حلال ہے اس کی دلیل کہ سورہ مائدہ کی آیت

قرآن!

(تمہارے لئے چارپائے مویشی حلال کئے گئے ہیں۔)

تفصیل کا خازن وغیرہ میں سب چارپائے حیوانوں کو جو مویشی ہیں گھوڑے کی طرح سم در نہیں اور نہ شکار کرنے والے درندے ہیں سب کو **بہیمۃ الانعام** میں شمار ی کیا ہے تو بھینس بھی **بہیمۃ الانعام** میں داخل ہے۔ اس لئے حلال ہے۔ اور **بہیمۃ الانعام** کی قربانی نص قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ سورہ حج میں یہ آیت ہے۔

قرآن!

یعنی ہم نے ہر امت کیلیئے طریقہ قربانی کا مقرر کیا ہے۔ تاکہ اللہ کا نام زبح کے وقت ان مویشیوں پر زکر کریں۔ جو اللہ نے ان کو دیئے ہیں۔ اور انہوں نے پال رکھے ہیں۔ موضع القرآن میں **بہیمۃ الانعام** پر لکھا ہے۔ انعام وہ جانور ہیں جن کو لوگ پالتے ہیں۔ کھانے کو جیسے گائے بکری بھیڑ جنگل کے ہرن اور نیل گائے وغیرہ اس میں داخل ہیں کہ جنس ایک ہے۔ بنا بریں بھینس بھی **بہیمۃ الانعام** میں داخل ہے۔ چنانچہ فتاویٰ ثنائیہ جلد1 ص 520 میں سوال جواب یوں درج ہیں۔

ھٰذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص 71-74

محدث فتویٰ